احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 4 دسمبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 4 دسمبر 2009ء 16 ذوالحج 1430 ہجری 4 فتح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 272

ابتدائی نشان

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علامات قیامت کے اعتبار سے یہ نشان پہلے ہوں گے مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا اور چاشت کے وقت کیڑے کا لوگوں پر مسلط ہوجانا۔

(سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب طلوع الشمس حديث نمبر:4059)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

81۔ اکاسی واں نشان۔ براہین احمدیہ میں ایک یہ بھی پیشگوئی ہے .... یعنی خدا تجھے تمام آفات سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے کہ تو آفات سے بچ جائے یہ اس زمانہ کی پیشگوئی ہے جبکہ میں ایک زاویۂ گمنامی میں پوشیدہ تھا اور کوئی مجھ سے نہ تعلق بیعت رکھتا تھا نہ عداوت۔ بعد اس کے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ میں نے کیا تو سب ...... اور اُن کے ہم جنس آگ کی طرح ہوگئے اُن دنوں میں میرے پر ایک پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نام نے خون کا مقدمہ کیا اس مقدمہ میں مجھے یہ تجربہ ہوگیا کہ پنجاب کے ...... میرے خون کے پیاسے ہیں .... کیونکہ بعض .... نے اس مقدمہ میں میرے مخالف عدالت میں حاضر ہوکر اس پادری کے گواہ بن کر گواہیاں دیں اور بعض اس دعا میں لگے رہے کہ پادری لوگ فتح پاویں۔ میں نے معتبر ذریعہ سے سنا ہے کہ وہ .... میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے کہ اے خدا اس پادری کی مدد کر اُس کو فتح دے مگر خدائے علیم نے اُن کی ایک نہ سنی۔ نہ گواہی دینے والے اپنی گواہی میں کامیاب ہوئے اور نہ دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہ .... ہیں دین کے حامی اور یہ قوم ہے جس کے لئے لوگ قوم قوم پکارتے ہیں۔ ان لوگوں نے میرے پھانسی دلانے کے لئے اپنے تمام منصوبوں سے زور لگایا اور ایک دشمن خدا اور رسول کی مدد کی اور اس جگہ طبعاً دلوں میں گذرتا ہے کہ جب یہ قوم کے تمام ...... اور اُن کے پیرو میرے جانی دشمن ہوگئے تھے پھر کس نے مجھے اُس بھڑکتی ہوئی آگ سے بچایا حالانکہ آٹھ[8]، نو[9] گواہ میرے مجرم بنانے کے لئے گزر چکے تھے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اُسی نے بچایا جس نے پچیس[25] برس پہلے یہ وعدہ دیا تھا کہ تیری قوم تو تجھے نہیں بچائے گی اور کوشش کرے گی کہ تو ہلاک ہوجائے مگر میں تجھے بچاؤں گا جیسا کہ اُس نے پہلے سے فرمایا تھا جو براہین احمدیہ میں آج سے پچیس برس پہلے درج ہے اور وہ یہ ہے .... یعنی خدا نے اُس الزام سے اُس کو بری کیا جو اُس پر لگایا گیا تھا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہہ ہے۔

﴿حقيقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22ص 244﴾

اس کو ضرور پڑھیں

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے بارے میں 15 مارچ 1907ء کے ایک اہم اعلان میں فرماتے ہیں کہ

''میں اپنی عزیز قوم کے ...... اُن سب کو جو اِس کتاب (حقیقۃ الوحی۔ ناقل) کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر اُن کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اِس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔ اور مَیں پھر اُن کو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کرکے ایک دفعہ غور اور تدبّر سے اِس کتاب کو اوّل سے آخر تک پڑھ لیں۔ اور پھر مَیں تیسری دفعہ اُس غیّور خدا کی اُن کو قسم دیتا ہوں جو اُس شخص کو پکڑتا ہے جو اُس کی قسموں کی پروا نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے اور وہ اِس کو پڑھ سکتے ہوں ۔۔۔ اوّل سے آخر تک ایک مرتبہ اِس کو ضرور پڑھ لیں''۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 612﴾

﴿ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

رخصتیں اپنے رب کیلئے حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ (وقف عارضی) کے ماتحت خرچ کریں۔''

﴿الفضل 23/مارچ 1966ء﴾

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 556

فقیروں کا لگایا ہوا پودا

حضرت امام الطریقۃ محمدیہ ناصر الملت حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب (1695ء۔ اپریل 1759ء) کا شمار دہلی کے مشائخ کبار، صوفیاء مرتاض اور اردو کے محسنوں میں ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں جب کہ اردو زبان ابھی پراکرت، ہندی، برج بھاشا اور فارسی کے آغوش میں پل رہی تھی اور بقول شاعر مشرق ؎

گیسوئے اردو ابھی منت پذیر شانہ ہے
شمع یہ سودائی دل سوزی پروانہ ہے

(بانگ درا)

حضرت خواجہ خواجگان نے اردو کی نسبت یہ محیر العقول پیشگوئی کی

''اے اردو گھبرانا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے خوب پھول پھولے گی تو پروان چڑھے گی۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قرآن حدیث تیری آغوش میں آرام کریں گے بادشاہی قانون اور حکیموں کی طبابت تجھ میں آجائے گی اور سارے ہندوستان (یعنی برصغیر پاک و ہند) کی زبان مانی جائے گی''۔

(میخانہ درد صفحہ 153)

جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب بابائے اردو بانی انجمن ترقی اردو کے قلم زبان اردو کی جلد جلد ترقی کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''چونکہ مغلوں کے لشکروں میں ہندو، مسلمان سب ہی نوکر تھے، اس لئے یہ زبان چھاؤنیوں میں پھیل گئی۔ سب سپاہی ایک دوسرے کا مطلب اسی بولی کی مدد سے سمجھ لیتے تھے۔ اس طرح پر اس بولی کا نام اردو پڑ گیا۔ ترکی زبان میں اردو لشکر کو کہتے ہیں۔ گویا اردو لشکری بولی تھی۔

اس دن سے اردو زبان ایسی پھلی اور پھولی کہ تمام ہندوستان کو اپنا بنالیا اور اب تو یہ حال ہے کہ بڑی بڑی زبانوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں نے مل جل کر اور اس میں کتابیں لکھ کر اور شعر کہہ کہہ کر اس کا درجہ بہت بلند کر دیا ہے۔ اب چاروں طرف اس کی دھوم مچی ہوئی ہے۔''

''مغلیہ سلطنت کے زوال پر سمندر کے راستے ایک نئی قوم ہندوستان پر مسلط ہوئی جو ہندو مسلمانوں سے بالکل غیر تھی۔ اس قوم نے اس کی انگلی پکڑی۔ اس نے انگلی پکڑتے پہنچا پکڑا اور دربار سرکار میں رسائی ہو گئی اور رفتہ رفتہ دفاتر سے فارسی کو نکال باہر کیا اور خود اس کی کرسی پر جلوہ گر ہوئی۔ آخر ہندوستان کی قدیم راجدھانی، اس کا جنم بھوم اور دوآبہ اس کا وطن ہوا۔ اب دور دور پھیل چلے ہے اور ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک چلے جایئے، ہر جگہ بولی اور سمجھی جاتی ہے بلکہ ہندوستان کے باہر تک جا پہنچی ہے۔ سب سے بڑھی چڑھی بات یہ ہے کہ یہ تین مختلف جلیل القدر قوموں کی یعنی ہندو، مسلمانوں اور انگریزوں کی چہیتی ہے اور ان تینوں کی متفقہ کوششوں کی عظیم الشان یادگار ہے۔ تینوں نے اسے سیکھا، پڑھا، لکھا۔ تینوں نے اس کی ترقی میں مقدور بھر کوشش کی اور اب تینوں کی بدولت اس رتبے کو پہنچی کہ دنیا کی جدید زبانوں میں شمار کئے جانے کے قابل ہوئی۔''

ایک دوسری بات اردو زبان میں یہ ہے کہ وہ اس اصول پر قائم ہے جو تمام جدید زبانوں میں اس وقت پایا جاتا ہے، یعنی صورت ترکیبی سے حالت تفصیلی کی طرف اس کا رجحان ہے۔ قدیم زبانوں میں یہ بڑی دقت تھی کہ ایک ہی لفظ کو ذرا ذرا سے فرق اور پھیر سے مختلف صورتوں میں لے آتے تھے۔ اب دوسرے الفاظ کی مدد سے مرکب صورتیں پیدا ہوگئی ہیں اور وہ دقتیں جاتی رہیں ہیں۔ اردو کو بھی اس قید سے آزادی مل گئی ہے۔ غرض یہ زبان مختلف حیثیتوں سے ایسی قبول صورت ہوگئی ہے کہ اس کی ترقی میں شبہ نہیں ہوسکتا۔ اس کی صفائی، فصاحت اور صلاحیت اور ہندی، فارسی، عربی اور انگریزی کے مختلف مفید اثرات اس امر کا یقین دلاتے ہیں کہ وہ دنیا کی ہونہار زبانوں میں سے ہے اور ایشیا میں ایک روز اس کا ستارہ چمکے گا۔''

(جواہر پارے صفحہ 150 تا 154)

حضرت مصلح موعود اور اردو کا شاندار مستقبل

بابائے اردو اردو زبان کے بہت بڑے محقق تھے جن کی پوری زندگی زبان اردو کی توسیع و اشاعت کے لئے وقف رہی تقسیم ملک سے قبل آپ نے ہندوستان بھر میں اردو کی گراں بہا اور زریں خدمات انجام دیں بعد ازاں آخر دم تک کراچی میں کمال جذبہ و انہماک ذوق وشوق اور جوش وولولہ سے اردو کو برصغیر میں مقبول بنانے میں کوشاں رہے تاہم بلند پایہ نقاد اور مفکر اردو ہونے کے باوجود ان کا اردو کی ترقی کا خیال محض ان کے ذاتی وجدان اور قلبی ذوق ہی سے تعبیر پا سکتا ہے اس کے مقابل علوم ظاہری و باطنی کے ماہر حضرت سیدنا محمود المصلح الموعود نے کلام اللہ کی آیت الا بلسان قومہ (ابراہیم: 5) سے یہ زبردست استدلال کر کے اردو زبان کے شاندار مستقبل پر مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے کہ:-

''چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہوگی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکے گی''۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 444 کالم 2)

چنانچہ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ سرکاری سطح پر شدید مزاحمتوں اور مخالفتوں کے باوجود بھارت کے طول وعرض میں اردو کی مقبولیت روز افزوں اور ترقی پر ہے۔

مکرم رضوان احمد شاہد صاحب

جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ کی تربیتی کلاس

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ جہاں دعوت الی اللہ اور دُکھی انسانیت کی خدمت میں ترقی کر رہی ہے وہاں تربیت کے میدان میں بھی اس کا قدم دن بدن آگے بڑھ رہا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ کی پہلی پندرہ روزہ تربیتی کلاس ہے جس کا انعقاد یکم تا پندرہ اگست 2009ء کو آئیوری کوسٹ کے تاریخی شہر بسّم (Bassam)) میں کیا گیا۔

اس کلاس کا آغاز یکم اگست 2009ء کو خاکسار ریجنل مشنری بسّم نے صبح 9 بجے دُعا کے ساتھ کیا اور تربیتی کلاس کے مقاصد کے موضوع پر نصائح کیں۔

کلاس کے نصاب میں تعلیمی، تربیتی، دعوت الی اللہ اور سیر وتفریح جیسے پروگرام شامل تھے۔ اس کلاس میں آئیوری کوسٹ کے 9 ریجنز سے میٹرک سے بی۔اے تک کے 30 طلباء نے شرکت کی۔ تعلیمی و تربیتی پروگرام کے تحت ہر روز نماز تہجد اور نمازوں کی باقاعدہ حاضری کے علاوہ نماز کی اہمیت اور اختلافی مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے علاوہ جماعت میں مالی نظام اور چندوں کی اہمیت پر خصوصی لیکچرز ہوئے۔ اور ان تمام موضوعات پر قرآنی آیات، احادیث اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی روشنی میں دلائل سکھائے اور از بر کروائے گئے۔

دعوت الی اللہ پروگرام کے تحت تین پروگرامز ترتیب دئے گئے جس کے تحت تمام خدام کے پانچ گروپ بنا کر شہر کے مختلف محلوں کو ان کے درمیان تقسیم کیا گیا اور اس طرح خدام نے گھر گھر جا کر جماعتی لٹریچر پمفلٹ کی شکل میں 6 ہزار کے تعداد میں تقسیم کیا اور 89500 فرانک سیفا کی مالیت کا لٹریچر بھی فروخت کیا گیا۔ اس پروگرام کے تحت بسّم شہر میں ایک نئی رَو چل پڑی اور بہت سے لوگوں نے اس کے بعد مشن ہاؤس میں آ کر رابطہ کیا اور احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں۔

سیر وتفریح کے پروگرام کے تحت فٹبال کے دو میچز بسّم (Bas sam) کی لوکل غیر از جماعت ٹیم کے ساتھ کروائے گئے جس میں خدام نے کھیل میں اپنا اچھا نمونہ پیش کیا۔ اس تربیتی کلاس کی ایک پکنک بھی کی گئی۔ اس پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے اختتام پر ایک تحریری امتحان بھی ہوا جس میں تمام خدام شامل ہوئے اور اوّل، دوئم اور سوئم آنے والے خدام کو انعامات بھی دیئے گئے۔

15/ اگست 2009ء بروز ہفتہ اس کلاس کی اختتامی تقریب منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت صدر مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے کی۔ مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ کے نمائندہ مکرم سلا محمد صاحب نے خدام میں انعامات اور سندات خوشنودی تقسیم کیں۔ آخر پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور نمائندہ امیر صاحب نے اپنے اپنے خطاب میں اس کلاس کو سراہا اور خدام کی حوصلہ افزائی کی اور آئندہ سالوں میں اس کلاس کو جاری رکھنے کا عزم کرنے کی تلقین کی۔ اختتامی دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کلاس کو جماعت آئیوری کوسٹ کے لئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 25 ستمبر 2009ء)

ضرورت ٹیچرز

مریم گرلز ہائی سکول ربوہ کو اپنے ادارہ کیلئے درج ذیل ٹیچرز کی ضرورت ہے۔

☆ ایک انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت :- بی اے (انگلش لٹریچر)
ایم۔اے انگلش، بی ایڈ، ایم ایڈ اضافی قابلیت شمار ہو گی۔

☆ پرائمری سیکشن کیلئے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
تعلیمی قابلیت :- بی اے، بی ایڈ/ ایم اے

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی خواتین اپنی درخواستیں مع اسناد و شناختی کارڈ کی کاپی بنام مکرم ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ جلد از جلد جمع کروا دیں۔ درخواست پر اپنا مکمل ایڈریس اور فون نمبر ضرور تحریر کریں۔

پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم مظفر احمد دُرّانی صاحب

تائیدِ الٰہی کے غیبی سامان

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں اپنی طرف ایک میلان اور محبت ودیعت کر رکھی ہے اور جب انسان خدا کی طرف بڑھتا ہے تو اللہ اپنی رحمت و بخشش کے لئے اس کو خوش آمدید کہتا ہے اور جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا ہر لحاظ سے اپنے بندے کا ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔‘‘

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فضل الذکر)

خدا ہمارے ساتھ ہے

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت حفیظ ہے جس کے معنی ہیں حفاظت کرنے والی ہستی۔ یعنی جب انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے تو اللہ اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور اسے دشمن کی شرارتوں اور بدارادوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس صفت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اس صفت کے ثبوت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو پیش کرتا ہوں مکہ والوں نے آپ کو مارنا چاہا خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وقت پر اطلاع دی اور فرمایا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہو گئے لیکن بعض مصالح کی وجہ سے راستہ میں ٹھہرنا پڑا۔ قریب کے پہاڑ کی ایک غار میں جس کا منہ چند فٹ مربع ہے اور جسے غار ثور کہتے ہیں آپ ٹھہر گئے۔ مکہ والے تلاش کرتے کرتے اس جگہ تک جا پہنچے۔ عربوں میں کھوج لگانے کا علم بڑا یقینی تھا اور یہ ان کے لئے ضروری تھا کیونکہ وہ جنگی لوگ تھے، اگر اس کے ذریعہ اپنے دشمنوں کا پتہ نہ لگایا کرتے تو تباہ ہو جاتے۔ رسول کریم ﷺ کی تلاش میں بھی کھوجی لگائے گئے اور وہی پتہ لگاتے ہوئے اس غار تک مکہ والوں کو لے آئے۔ وہاں آ کر انہوں نے کہا کہ یا تو محمد (ﷺ) یہاں ہے یا پھر آسمان پر چڑھ گیا ہے اس سے آگے نہیں گیا۔ جب یہ باتیں ہو رہی تھیں تو نیچے آپؐ بھی سن رہے تھے حضرت ابو بکرؓ کو ڈر پیدا ہوا کہ میں اکیلا کیا کر سکوں گا ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ خدا کے رسولؐ کو پکڑ لیں لیکن جس شخص کے متعلق آپ ڈر رہے تھے اور جو شخص حقیقتاً مکہ والوں کو مطلوب تھا وہ اس خوف کے وقت میں فرماتا ہے ...... غم نہ کھا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ کھوجی جن کی بات پر ان لوگوں کو بہت ہی یقین ہوتا تھا وہ کہتے ہیں کہ آپ اس جگہ آئے ہیں مگر کوئی آگے بڑھ کر غار کے اندر نہیں جھانکتا اور یہ کہہ کر کہ یہاں ان کا ہونا ناممکن ہے سب لوگ واپس چلے جاتے ہیں۔

چھت نہ گری

ایک مثال حفاظت الٰہی کی میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں سے بھی پیش کرتا ہوں کہ ایک رات آپ دوستوں سمیت سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی اور دل میں ڈالا گیا کہ مکان خطرہ میں ہے۔ آپ نے سب دوستوں کو جگایا اور کہا کہ مکان خطرہ میں ہے اس میں سے نکل چلنا چاہیے۔ سب دوستوں نے نیند کی وجہ سے پرواہ نہ کی اور یہ کہہ کر سو گئے کہ آپ کو کوئی وہم ہو گیا ہے۔ مگر آپ کا احساس برابر ترقی کرتا چلا گیا۔ آخر آپ نے پھر ان کو جگایا اور توجہ دلائی کہ چھت میں سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے مکان کو خالی کر دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا معمولی بات ہے ایسی آواز بعض جگہ لکڑی میں کیڑا لگ جانے سے آیا ہی کرتی ہے آپ ہماری نیند کیوں خراب کرتے ہیں۔ مگر آپ نے اصرار کر کے کہا کہ اچھا آپ لوگ میری بات مان کر ہی نکل چلیں آخر مجبور ہو کر وہ لوگ نکلنے پر رضا مند ہوئے۔ حضرت صاحب کو چونکہ یقین تھا کہ خدا میری حفاظت کے لئے مکان کو گرنے سے روکے ہوئے ہے اس لئے آپ نے انہیں کہا کہ پہلے تم نکلو پیچھے میں نکلوں گا۔ جب وہ نکل گئے اور بعد میں حضرت صاحب نکلے تو آپ نے ابھی ایک ہی قدم سیڑھی پر رکھا تھا کہ چھت گر گئی۔ دیکھو آپ انجینئر نہ تھے کہ چھت کی حالت کو دیکھ کر سمجھ لیا ہو کہ گرنے والی ہے، نہ چھت کی حالت اس قسم کی تھی، نہ آواز ایسی تھی کہ ہر اک شخص اندازہ لگا سکے کہ یہ گرنے کو تیار ہے۔ علاوہ ازیں جب تک آپ اصرار کر کے لوگوں کو اٹھاتے رہے اس وقت تک چھت اپنی جگہ پر قائم رہی اور جب تک آپ نہ نکل گئے تب تک بھی نہ گری مگر جونہی کہ آپ نے پاؤں اٹھایا چھت زمین پر آ گری۔ یہ امر ثابت کرتا ہے کہ یہ بات کوئی اتفاقی بات نہ تھی بلکہ اس مکان کو حفیظ ہستی اس وقت تک روکے رہی جب تک کہ حضرت مسیح موعود جن کی حفاظت اس کے مدنظر تھی اس مکان سے نہ نکل آئے۔ پس صفتِ حفیظ کا وجود ایک بالا رادہ ہستی پر شاہد ہے اور اس کا ایک زندہ گواہ ہے۔‘‘

(ہستی باری تعالیٰ، انوار العلوم جلد نمبر 6 ص 323، 325)

فرشتے نے حفاظت کی

حضرت حاجی محمد الدین تہالوی صاحب نے حضرت اقدس کے سفرِ جہلم کے موقع پر ’’پگڑی والی بیعت‘‘ کے ذریعہ جماعت میں شمولیت فرمائی۔ جب بیعت کر کے واپس اپنے وطن پہنچے اور لوگوں کو آپ کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو وہ آپ کی جان کے درپے ہو گئے۔ پہلے آپ کو دھمکاتے رہے کہ احمدیت چھوڑ دو ورنہ تمہاری جان کی خیر نہیں۔ جب آپ کسی طور پر بھی ان سے مرعوب نہ ہوئے تو ایک دن قریبی بارہ دیہات سے لوگ اس نیت سے اکٹھے ہو گئے کہ آپ کو قتل کر دیں گے۔ آپ نے ان سے کہا کہ اگر مارنے ہی آئے ہو تو میں دو نفل پڑھ کر دعا کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ قریبی (بیت) چلے گئے، وہاں دعا میں ایسے مشغول ہوئے کہ انہیں وقت گزرنے کا احساس تک نہ رہا۔ باہر لوگوں نے سمجھا کہ آپ ڈر گئے ہیں۔ تاہم جب کافی دیر کے بعد آپ باہر نکلے تو ایک گھوڑ سوار آتا دکھائی دیا۔ اس نے للکار کر کہا کہ اس شخص کو کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ وہ شخص اتنا بارعب معلوم ہوتا تھا کہ مجمع یہ سنتے ہی منتشر ہو گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی جان محفوظ رہی۔

اس کے بعد بھی کئی دفعہ آپ وہاں گئے مگر اس جیسا کوئی شخص نہ آپ نے دیکھا اور نہ سننے میں آیا۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ کوئی فرشتہ تھا جو خدا نے غیب سے آپ کی جان بچانے کی غرض سے عین اس وقت بھیجا جب بظاہر کوئی وسیلہ باقی نہ رہا تھا۔

(وقف زندگی کی اہمیت اور برکات از ڈاکٹر افتخار احمد ایاز ص 344۔ 343)

بندوق کی گولی نہ چل سکی

حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار ایک احمدی دوست کے ساتھ ایک پروگرام سے رات کے وقت واپس کبابیر آ رہا تھا کہ جنگل میں سے گزرتے ہوئے یہ محسوس ہوا کہ جیسے جھاڑیوں میں کچھ حرکت ہے لیکن یہ سمجھ کر کہ شاید کوئی جانور ہو، زیادہ توجہ نہ دی۔ آگے گزر گئے تو تھوڑی دیر بعد دو دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں لیکن اسے بھی اتفاقی واقعہ سمجھ کر کچھ توجہ نہ دی گئی۔ بظاہر بہت معمولی سا واقعہ تھا جو یاد بھی نہ رہا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ گویا یہ تو موت کا سفر تھا جو اللہ تعالیٰ کی تائید کے سائے میں حفاظت سے طے ہو گیا۔

کافی عرصہ بعد اس واقعہ کی اصل حقیقت معلوم ہوئی کہ کچھ معاندینِ احمدیت عرصہ سے مجھے قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ اس رات ان میں سے دو نوجوان بندوقوں سے مسلح ہو کر اور پوری تیاری کے ساتھ میری تاک میں جھاڑیوں میں چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں اور میرا ساتھی باتیں کرتے ہوئے ان کے پاس سے گزرے تو ان میں سے ایک نے مجھ پر بندوق چلائی لیکن نہیں چلی۔ پھر دوسرے نوجوان نے بندوق چلانے کی کوشش کی لیکن اس کی بندوق بھی نہ چل سکی۔ ہم دونوں ان قاتلانہ کوششوں سے کلیۃً بے خبر، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کے سائے میں آگے بڑھ گئے۔ ہمارے گزر جانے کے بعد جب ان دونوں نوجوانوں نے اپنی بندوقوں کو چلایا تو انہوں نے ٹھیک کام کیا۔ ان میں قطعاً کوئی خرابی نہ تھی۔ صرف یہ بات تھی کہ جب ان کا رخ دو...... کی طرف تھا تو اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر نے انہیں چلنے سے روک دیا۔

(تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات از مولانا عطاء المجیب راشد صاحب ص 43۔ 44)

موسلا دھار بارش برسنے لگی

کینیا کے صوبہ کوسٹ میں ممباسہ سے ٹانگا، تنزانیہ جانے والی شاہراہ پر Mngayakulu نامی بستی میں ایک بہت بڑا مدرسہ ہے جہاں کے فارغ التحصیل علماء ملک بھر میں پھیل جاتے ہیں۔ اس جگہ کی ایک علمی شخصیت Mr. Athumani M. Gakuria کو جماعت میں شمولیت کی توفیق ملی۔ جن کی رہائش نیروبی میں تھی۔ جو خدا کے فضل سے بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ ان کے غیر احمدی بھائی جناب بکری گاکوریا جو سکول ٹیچر تھے کے ذریعے اس جگہ پر ایک نشست کا انعقاد کیا گیا۔ آموں کے باغ میں میز اور کرسیاں لگا کر جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شرکت کے لئے مرکز سے مکرم مولانا بشیر احمد اختر صاحب امیر و مربی انچارج کینیا اور مکرم شیخ مشہود احمد صاحب نیشنل سیکرٹری (دعوت الی اللہ) تشریف لائے۔ خاکسار اور چند احمدی افراد بھی ہمراہ تھے۔ چونکہ یہاں پر کوئی اور احمدی رہائش پذیر نہیں تھا۔ اس لئے سارا انتظام جناب بکری صاحب کے ہی ہاتھ میں تھا اور جلسے کی صدارت یونین کونسل کے غیر از جماعت ممبر کر رہے تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ان کے طے شدہ پروگرام کے مطابق جلسہ مناظرے کا رنگ اختیار کر گیا اور آخری باری غیر از جماعت عالم کو دی جانی تھی تا کہ وہ آخری تقریر میں (دعوت الی اللہ) اثر کو زائل کر کے اور عوام کو اشتعال دلا کر احمدیوں پر حملہ کروا دے۔ ان کی اس نیت کا اظہار دورانِ جلسہ ان کے نعرہ ہائے تکبیر سے بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ مقامی احباب کی حاضری پانچ سو کے قریب تھی جبکہ احمدی احباب اور وہ بھی مسافر پندرہ سے زیادہ نہ تھے۔ لیکن آسمان کا خدا اس ساری صورتِ حال کو دیکھ رہا تھا۔ ابھی جلسہ کا آخری حصہ باقی تھا کہ اچانک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ جبکہ چند لمحے پہلے بادلوں کا نام و نشان نہ تھا۔ بارش کے نتیجے میں تمام مقامی احباب نے اپنے اپنے گھروں کو دوڑ لگا دی منٹوں میں جب سارا مجمع منتشر ہو گیا تو بارش رک گئی اور مطلع صاف ہو گیا جس پر احمدی مسافر داعیان نے بھی اپنا سامان سمیٹ کر واپسی کا سفر شروع کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے کیا ہی خوب

فرمایا ہے کہ

''اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا،تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں...... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا امدادگار ہے۔تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔''

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 ص 22)

ہر چیز کا خزانہ

اللہ تعالیٰ جو تمام قدرتوں کا مالک ہے اور تمام خزانے اسی کے قبضے میں ہیں۔وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔وہ اس کے لئے کھولتا ہے جو اس کا در کھٹکھٹاتا ہے۔چنانچہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''ہر چیز کا خزانہ خدا تعالیٰ کے پاس موجود ہے کوئی ضرورت ایسی نہیں جس کا خزانہ خدا کی صفات میں نہ مل سکتا ہو۔پس خدا کی صفات کے علم کے ذریعہ سے انسان اپنی تمام ضروریات کو پوری کر سکتا ہے اور گویا صفاتِ الٰہیہ ایسی نالیاں ہیں جو ہماری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جاری ہیں اور ہمارا کام یہ ہے کہ جس چیز کی ضرورت ہو وہ جس نالی سے ملے اس کے نیچے پیالہ لے جا کر رکھ دیں۔یعنی جس بات کی ضرورت ہو اس کے مطابق جو خدا تعالیٰ کی صفت ہے اس کو پکاریں چنانچہ خدا تعالیٰ بھی فرماتا ہے : .... (الاعراف آیت:81) کہ خدا تعالیٰ کے اندر سب صفات حسنہ پائی جاتی ہیں اس لئے جو ضرورت تمہیں پیش آئے ان کے ذریعہ اس سے مانگو۔اس آیت سے دعا کرنے کا بھی یہ نکتہ معلوم ہو گیا کہ جو چیز مانگنی ہو اس کے مطابق جو صفت ہو اس کے ذریعہ سے مانگنی چاہئے۔پس صفات کا باریک علم دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہوتا ہے اور جو اس علم کا پتہ لگا لیتا ہے اس کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اور جو خدا تعالیٰ کی صفات کا سب سے زیادہ علم رکھے گا اس کی دعائیں بھی سب سے زیادہ قبول ہوں گی۔''

(ہستی باری تعالیٰ،انوار العلوم جلد 6 ص 433،434)

دعا کا ایک عجیب کرشمہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے سنایا کہ جب ہندوستان سے انگلینڈ کے لئے روانہ ہوا تو پاسپورٹ کی رو سے راستہ میں فرانس نہیں اتر سکتا تھا۔لیکن میرا بڑا دل چاہتا تھا کہ فرانس میں اتروں۔اس کا ذکر میں نے افسر جہاز سے کیا اس نے کہا کہ تم فرانس میں صرف اس صورت میں اتر سکتے ہو جب تمہارے پاس اتنا خرچ ہو۔جب میں نے اپنے سرمایہ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جس قدر کپتان کہتا ہے کہ خرچ ہو گا میرے پاس اس سے دو پونڈ کم تھے۔میں نے سوچا کسی سے یہ رقم قرض لے لوں مگر جہاز میں میرا کوئی بھی شناسا نہ تھا۔کس سے لیتا۔آخر جب بالکل مایوس ہو گیا تو میں نے دعا کی کہ اے زمین اور آسمان کے مالک،اے خشکی اور تری کے خالق! تو ہر چیز پر قادر ہے اور تجھے ہر قسم کی قدرت اور طاقت حاصل ہے۔تو جانتا ہے کہ مجھے اس وقت دو پونڈ کی ضرورت ہے پس تو مجھے یہ دو پونڈ دے دے خواہ آسمان سے گرا یا سمندر سے نکال مگر دے ضرور۔میں نے بہت ہی الحاح اور زاری کیساتھ خدا سے دعا مانگی اور دعا مانگنے کے بعد مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ مجھے دو پونڈ ضرور مل جائیں گے۔مگر میری یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ بالکل اجنبی جگہ اور بالکل اجنبی آدمیوں میں یہ دو پونڈ کس طرح ملیں گے؟

یہ جنگ یورپ کا زمانہ تھا۔جہاز چلتے چلتے یکدم ایک ایسی جگہ ٹھہر گیا جہاں پہلے کبھی نہیں ٹھہرا تھا۔میں نے اس خیال سے کہ جنگ کا زمانہ ہے ممکن ہے اس جگہ ہمارے کچھ احمدی دوست ہوں۔کپتان جہاز سے کہا کہ مجھے خشکی پر جانے کی اجازت دیں۔لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا آپ یہاں ہرگز نہیں اتر سکتے۔ہم تو ویسے ہی یہاں محض سمندر کی حالت معلوم کرنے کے لئے اتفاقاً کھڑے ہو گئے ہیں ورنہ اس سے پہلے یہاں آج تک کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

تھوڑی دیر میں مَیں نے دیکھا کہ ایک کشتی جہاز کی طرف آ رہی ہے۔میں نے کپتان سے کہا کہ یہ کشتی یہاں کیوں آ رہی ہے جب یہاں اترنے کی اجازت ہی نہیں؟ کپتان نے کہا مجھے پتہ نہیں کہ کیوں آ رہی ہے پاس آئے تو حالات کا علم ہوا۔جب کشتی جہاز کے قریب آئی تو میں نے پہچانا کہ اس میں ہمارے بھائی حاجی عبدالکریم صاحب تھے انہوں نے کسی طرح سن لیا تھا کہ میں فلاں جہاز سے انگلستان جا رہا ہوں اور فلاں وقت جہاز یہاں سے گزرے گا۔ان کو معلوم تھا کہ جہاز یہاں نہیں ٹھہرے گا پھر بھی وہ ساحل پر آ گئے تھے۔لیکن جب جہاز جزیرہ کے سامنے آ کر اچانک ٹھہر گیا تو وہ فوراً کشتی لے کر جہاز کے پاس آ گئے۔کپتان نے اس کو دریافتِ حال کیلئے اوپر آنے کی اجازت دے دی۔خیر وہ مجھ سے ملے اور ادھر ادھر کی باتوں کے بعد جب رخصت ہونے لگے تو یہ کہہ کر دو پونڈ میری جیب میں ڈال دیئے کہ ''مجھے کچھ مٹھائی آپ کے لئے لانی چاہیے تھی مگر مجھے تو اس کا وہم بھی نہ تھا کہ جہاز ٹھہر جائے گا اور میں آپ سے مل سکوں گا۔اس لئے یہ دو پونڈ مٹھائی کے ہیں رکھ لیں۔''

فی الحقیقت دعا ایک بڑی ہی عجیب و غریب چیز ہے جو ہر مشکل موقع پر کام آتی ہے۔

(لطائف صادق۔صفحہ 65/66)

غیبی ضیافت

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب فرماتے ہیں کہ برادر عزیز میاں غلام حیدر صاحب اور میں ایک دفعہ لاہور اپنے بعض رشتہ داروں سے ملنے کے لئے گئے۔واپسی پر کاموں کے کی ایک ویران مسجد میں قیام کے لئے ڈیرے ڈال دیئے۔مسجد کا ایک ہی کمرہ تھا جس میں کچھ کسیر بچھی ہوئی تھی اور اس کے ایک گوشے میں ایک مسافر لیٹا ہوا تھا۔بیمار میاں صاحب موصوف کو مسجد میں لٹا کر میں کھانا خریدنے کے لئے بازار کی طرف چل پڑا۔جب بازار پہنچا تو دیکھا کہ تمام دوکانیں بند تھیں اور سارے گلی کوچے بند پڑے تھے۔کوشش کے باوجود جب کوئی سبیل نہ بنی تو مسجد میں واپس آ گیا۔دیکھا تو میاں غلام حیدر صاحب کا بخار بہت تیز ہو چکا تھا۔اب میں حیران ہوا کہ اس غریب الوطنی میں اگر خدانخواستہ میاں صاحب کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو کیا ہو گا۔یہ خیال کر کے میرا دل بھر آیا اور میں خدا کے حضور سجدے میں گڑگڑا کر خوب رویا اور بہت دعا کی۔خدا کی قدرت ہے کہ دعا کے بعد جب میں دروازہ کھول کر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی آدمی ایک ہاتھ میں گرم گرم روٹیوں اور حلوے کا تشت اٹھائے ہوئے اور دوسرے ہاتھ میں گوشت کے گرم گرم سالن کا پیالہ اٹھائے ہوئے کھڑا ہے۔میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رات کے دو بجے کے قریب یہ شخص کھانا اٹھائے ہوئے یہاں کیسے کھڑا ہے۔خیر میں نے پوچھا کہ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں اس نے کہا کہ میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔آپ میرے ہاتھ سے یہ کھانے کے برتن لے لیں۔میں نے پوچھا کہ کھانا کھانے کے بعد ان برتنوں کو کہاں رکھوں۔کہنے لگا وہیں رکھ دینا۔میں نے مسجد کے اندر آ کر جب اس کھانے میں سے میاں غلام حیدر کو کھلایا تو ان کی طبیعت سنبھل گئی۔اس کے بعد وہ کھانا میں نے سیر ہو کر کھایا مگر پھر بھی ایک آدمی کا کھانا بچ گیا۔وہ مسافر جو ہمارے ساتھ مسجد میں لیٹا ہوا تھا اس نے کہا میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔چنانچہ وہ کھانا اسے دے دیا گیا اور اس نے بھی پیٹ بھر لیا۔تو اس کے بعد ہم نے برتنوں کو وہیں ایک طرف رکھ دیا اور خود اس کمرے کی کنڈی چڑھا کر سو گئے۔صبح دیکھا تو اس کمرے کی زنجیر اسی طرح لگی ہوئی تھی اور وہ مسافر بڑا خراٹے لے رہا تھا مگر وہ برتن غائب تھے۔سچ ہے جو خدائے ذوالجلال نے حضرت مسیح پاک کو فرمایا ''اگر تمام لوگ منہ پھیر لیں تو میں زمین کے نیچے سے یا آسمان کے اوپر سے مدد کر سکتا ہوں۔

(حیاتِ قدسی حصہ اول ص 41 تا 43)

آسمانی کھانا

حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول نے ایک دفعہ فرمایا:۔

''حافظ روشن علی نے میری تقریر ہوتے ہوئے آسمانی کھانا کھا لیا تھا۔بیداری میں کباب اور پراٹھے کھاتا رہا۔''

(بدر 31۔اکتوبر1912ء)

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ارشاد سن کر حافظ روشن علی صاحب سے مفصل حال پوچھا تو انھوں نے فرمایا:

ایک دفعہ میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔سبق کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا حتیٰ کہ ہمارا حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔میں اپنی بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہو گیا۔درآنحالیکہ میں بخوبی سبق پڑھنے والے طالب علم کی آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یکایک سبق کا آواز مدھم ہوتا گیا اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار کیا ہوا کھانا لا رکھا۔گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بُھنا ہوا گوشت تھا۔میں خوب مزے لے لے کر کھانے لگ گیا۔جب میں سیر ہو گیا تو میری یہ حالت منتقل ہو گئی اور پھر سبق کی آواز سنائی دینے لگ گئی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح ثقل محسوس ہوتا تھا اور سچ مچ جس طرح کھانا کھانے سے تازگی ہو جاتی ہے وہی تازگی اور سیری مجھے میسر تھی۔حالانکہ نہ میں کہیں گیا اور نہ کسی اور نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا۔''

(وقفِ زندگی کی اہمیت اور برکات ص349۔350)

گرم گرم پلاؤ

حضرت مولانا نورالدین صاحب لکھتے ہیں کہ

''میرے ایک بنارس کے رہنے والے محسن مولوی عبدالرشید تھے۔انہوں نے میرے ساتھ بڑی نیکیاں کی ہیں۔وہ مراد آباد میں رہتے تھے۔ایک مرتبہ ایک مہمان عشاء کے بعد آ گیا۔ان بنارسی بزرگ کے بیوی بچے نہ تھے۔مسجد کے ایک حجرے میں رہتے تھے۔حیران ہوئے کہ اب اس مہمان کا کیا بندوبست کروں اور کس سے کہوں انہوں نے مہمان سے کہا کہ آپ کھانا پکنے تک آرام کریں۔وہ مہمان لیٹ گیا اور سو گیا۔انہوں نے وضو کر کے قبلہ رخ بیٹھ کر یہ دعا پڑھنی شروع کی:**افوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد** جب اتنی دیر گزری کہ جتنی دیر میں کھانا پک سکتا ہے اور یہ برابر دعا پڑھنے میں مصروف تھے کہ ایک آدمی نے باہر سے آواز دی کہ حضرت میرا ہاتھ جلتا ہے جلدی آؤ۔یہ اُٹھے ایک شخص تانبے کی رکابی میں گرم گرم پلاؤ لئے ہوئے آیا۔انہوں نے لے لیا اور مہمان کو اٹھا کر کھلایا۔وہ حجرہ اب تک میری آنکھوں کے سامنے ہے اس رکابی کا کوئی مالک نہ نکلا وہ تانبے کی رکابی رکھی رہتی تھی اور وہ کہا کرتے تھے جس کی رکابی ہو لے جائے۔لیکن کوئی اس کا مالک پیدا نہ ہوا۔''

(مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین ص 247اور 248)

مکرم ماسٹر برکت علی صاحب

میرے بڑے بھائی مکرم مرزا نورالدین کا ذکر خیر

ابتدائی حالات

مرزا نورالدین جو کہ میرے سب سے بڑے بھائی تھے مورخہ 25 جنوری 2001ء بعمر 77 سال وفات پا گئے۔ خاکسار کو ان کی یاد میں کچھ بیان کرنا ہے۔ انہیں میرے ساتھ بے حد محبت اور پیار تھا۔ آپ کی ولادت تقریباً 1924ء میں ہندوستان میں ضلع ہوشیار پور کے گاؤں جلووال میں ہوئی تھی۔ یہ گاؤں جڑواں گاؤں ہونے کی وجہ سے جلووال کھنور کہلاتا تھا اس گاؤں کی کثیر آبادی سکھوں اور ہندوؤں پر مشتمل تھی لیکن مسلمان قلیل تعداد میں گاؤں کے ایک طرف ایک محلہ میں رہتے تھے۔ گاؤں میں کوئی پرائمری سکول تک نہ تھا۔ عورتیں بھی تعلیم سے محروم تھیں اس لئے گاؤں کے اکثر لوگ ناخواندہ تھے۔ تقسیم ملک کے وقت بڑے بھائی کی عمر 23 سال تھی اور خاکسار کی عمر 13 سال تھی۔

ہمارے گاؤں سے 3 یا 4 کوس کے فاصلے پر دوسرے گاؤں (سسولئی) میں ایک پرائمری سکول تھا۔ بھائی نے اسی سکول سے پرائمری پاس کی تھی معاشی حالات اچھے نہ ہونے کی وجہ سے اور والد صاحب کے بوڑھا ہونے کی وجہ سے سلسلہ تعلیم آگے جاری نہ رکھ سکے۔ بلکہ خاندان کی کفالت بھائی صاحب پر آن پڑی اور لاہور محنت مزدوری کے لئے آ گئے۔ اس زمانہ میں والد صاحب نے ضعیف العمری کی وجہ سے کچھ زمین سکھوں کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔ اس زمین کو واپس لینا مشکل تھا۔ بھائی صاحب نے دن رات محنت ومزدوری کر کے تمام زمین چھڑالی۔ بھائی صاحب کا یہ ایک بہت بڑا ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ بھائی صاحب کے چار اور چھوٹے بھائی اور دو چھوٹی بہنیں تھیں۔ خاکسار بھائیوں میں چوتھے نمبر پر تھا۔ جون 1947ء میں بھائی صاحب ملنے کے لئے گاؤں آئے ہوئے تھے کہ اسی دوران تقسیم ہند کا اعلان ہو گیا۔ ہم گاؤں سے پیدل گورکھا فوج کی نگرانی میں جالندھر چھاؤنی تک قافلے کے ساتھ آئے اور پھر جالندھر گڑھا چھاؤنی سے بذریعہ ٹرین پاکستان آئے۔ والد صاحب ضعیف تھے اور ہم چھوٹے بچے تھے بھائی صاحب ہمارے خاندان کے نگران تھے وہ بحفاظت ہمیں پاکستان لے آئے۔ 9 ستمبر 1947ء کو ہم پاکستان پہنچے معاشی اور مالی حالات بہت کمزور تھے۔ بدیں وجہ ہمارا خاندان اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکا۔ ان حالات میں بھائی صاحب نے خاندان کا پورا پورا خیال رکھا۔ شروع شروع میں لاہور میں ہربنس پورہ کے نزدیک ایک گاؤں چنڈیاں اور پیر نصیر میں قیام کیا کچھ عرصہ بعد ہمیں آر۔ اے بازار چھاؤنی یعنی توپ خانہ بازار وہاں ایک غیر از جماعت دوست کے ذریعہ ایک متروکہ مکان مل گیا۔

بھائی صاحب نے ان مخدوش اور کسمپرسی کے حالات میں مجھے جماعت ہشتم میں مسلم ہائی سکول صدر بازار چھاؤنی میں داخل کروا دیا۔ بھائی صاحب کو میری تعلیم کا بہت فکر دامن گیر تھا۔ بھائی صاحب بہت ہی شفیق اور مہربان تھے ان کی کوششوں اور دعاؤں سے میں محکمہ تعلیم میں مدرس مقرر ہو گیا۔ یہ ان کا خاکسار پر احسان عظیم اور مجھ پر ایک قرض ہے۔ خاکسار تقسیم ملک کے وقت ایک اینگلو ورنیکلر آریہ مڈل سکول پٹی میں جماعت ششم میں زیر تعلیم تھا۔ بہر حال دن رات کی محنت سے میں پاس ہوتا چلا گیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ بڑا بھائی باپ کی جگہ پر ہوتا ہے۔ جو محبت بڑے بھائی صاحب کو چھوٹے بھائی سے ہوتی ہے وہ کسی اور رشتہ دار سے نہیں ہوتی اس لئے آنحضرت ﷺ نے بڑے بھائی کا درجہ والد کی جگہ رکھا ہے پس اپنے بڑے کو باپ کی بجائے سمجھو اور اس کا ایسا ہی ادب کرو جیسا باپ کا کرتے تھے اسی وجہ سے مجھے یہ مضمون لکھنے کی ترغیب ہوئی ہے۔

خاندان میں احمدیت کا پودا کس طرح لگا

والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ انہیں ایک خواب کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین کے خلافت کے دور میں بیعت کی سعادت ملی والد صاحب نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ بھی پایا لیکن بیعت کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔ بھائی نے 1932ء میں خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر دستی بیعت کی۔ گاؤں میں والد صاحب (سندھی خاں) کا واحد احمدی گھرانہ تھا اور سات آٹھ کوس کے دائرے میں کوئی احمدی خاندان نہ تھا۔ والد صاحب کی بیعت کے بعد مخالفت کی وجہ سے مسائل پیدا ہوئے۔ قارئین حضرات اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایک اکیلا احمدی خاندان معاشرہ میں کن مسائل کا شکار ہو سکتا ہے۔ خاکسار کے بڑے بھائی محمد شریف صاحب کی روایت ہے جن کی عمر اس وقت 80 سال ہے۔

1۔ شروع شروع میں ہمارا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔

2۔ کنوئیں سے پانی لینا منع کر دیا۔

3۔ گاؤں میں ایک مسجد تھی اس میں داخلہ بند کر دیا گیا۔

4۔ غیر احمدی رشتہ داروں نے اعلان کیا کہ سندھی خاں کے لڑکے نورالدین کو کسی نے رشتہ نہیں دینا۔ والدہ صاحبہ نورالدین کے رشتہ کی تلاش میں جہاں بھی جاتی تھیں انکار ہو جاتا تھا۔

5۔ بڑے بھائی سے چھوٹی بہن فوت ہو گئی تو جنازہ کے ساتھ کوئی نہیں گیا صرف والد صاحب اور بھائی صاحب ایک غیر آباد قبرستان میں دفن کر آئے۔

دنیاوی حساب سے والد صاحب احمدی ہونے کی وجہ سے تنہا ہو کر رہ گئے۔ ہمارے گاؤں جلووال (یہ گاؤں ہوشیار پور سے 20 کوس کے فاصلہ پر ہے) سے دس کوس کے فاصلہ پر ایک قصبہ ماہل پور تحصیل شینکر گڑھ ضلع ہوشیار پور میں چند ہاشمی خاندان تھے وہاں ایک چھوٹی سی جماعت قائم تھی۔ والد صاحب نے اس جماعت سے رابطہ رکھا ہوا تھا۔ اس وقت اس جماعت میں ایک رفیق حضرت نبی بخش صاحب تھے بہت فرشتہ سیرت انسان تھے۔

ہمارے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی شادی کے وقت عمروں میں تفاوت کافی تھی۔ والدہ نوجوان تھیں۔ اس لئے نانی صاحبہ اس شرط پر راضی ہوئی کہ سندھی خاں میری بچی کے حق مہر میں ایک گھماؤں زمین رجسٹری کر دے۔ چنانچہ والد صاحب نے ایک گھماؤں زمین حق مہر میں لکھ دی۔ تقسیم ملک کے وقت والدہ صاحبہ کی زمین پر اینٹوں کا بھٹہ چل رہا تھا۔ والدہ صاحبہ کے غیر احمدی ہونے کی وجہ سے تربیت کا ایک بہت بڑا مسئلہ درپیش تھا۔ اس کے باوجود والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود یا سلسلہ احمدیہ کی شان میں کبھی کوئی مخالفانہ ردعمل ظاہر نہیں کیا تھا۔ بھائی نورالدین صاحب کو ابتداء سے ہی احمدیت سے بڑا لگاؤ تھا۔ متوکل تھے اور شروع سے ہی دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے گاؤں سے 4 کوس کے فاصلے پر جس پرائمری سکول میں جماعت چہارم میں پڑھا کرتا تھا کہ ایک دفعہ بھائی صاحب والد صاحب کے ساتھ سلسلہ کی چند کتب لے کر ہمارے پرائمری سکول میں ہیڈ ماسٹر عمر دین صاحب کے پاس آ گئے۔ (تقسیم ملک کے وقت سکھوں نے ہیڈ ماسٹر عمر دین کو قتل کر دیا تھا) اس سکول میں تقریباً سارا عملہ تدریس اہل حدیث مسلک کا تھا۔ نمازوں کے پابند تھے۔ ان کتب میں سے ایک کتاب کا نام "سلسلہ عالیہ احمدیہ" یاد ہے لکھائی موٹی اور حجم میں ضخیم تھی صفحوں کے درمیان کہیں کہیں تصویریں بھی لگی ہوئی تھیں۔ لیکھرام کی تصویر مجھے اب تک یاد ہے۔ شروع شروع میں بھائی صاحب لوگوں کو کتابوں یا لٹریچر کے ذریعے دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے کیونکہ باہمی گفتگو کا تجربہ نہ تھا۔ آپ کو بچپن سے ہی کشتی یعنی پہلوانی اور فٹ بال کھیلنے کا شوق تھا۔ آپ بہت دلیر اور نڈر جسم و جان رکھتے تھے۔ لڑائی وغیرہ کا خوف کبھی نہیں ہوا تھا۔

بہنیں پاکستان آ کر چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئیں۔ والد صاحب گاؤں چنڈیاں میں فوت ہو گئے تھے۔ لوگوں نے مقامی قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا مجبوراً بھائی صاحب نے والد صاحب کو "بھاؤلی ڈیری کیمپ" کے قبرستان میں دفن کیا۔ آج کل تو اس قبرستان کا نام و نشان نہیں۔ یہ کیمپ 1947ء میں برکی ہڈیارہ روڈ جو کہ صدر بازار چھاؤنی سے ہڈیارہ کو جاتی ہے۔ پر عارضی طور پر قائم کیا گیا تھا۔ بھائی مرزا نورالدین کے دیگر بھائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محمد دین وفات پا چکے ہیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں۔

2۔ محمد شریف بقید حیات لاہور میں اپنے بڑے بیٹے طارق محمود کے پاس رہتے ہیں۔

3۔ خاکسار پنشن کے بعد لاہور میں اپنے بیٹے ضیاء الرحمٰن ضیغم کے پاس رہائش پذیر ہے۔

4۔ محمد یوسف ربوہ میں رہائشی ہے۔

پاکستان آنے کے بعد ان کے ذہن میں ایک حیرت انگیز تبدیلی آ گئی اور دنیا کو تج کر دیا۔ آپ سلسلہ کے باقاعدہ ملازم تو نہ تھے لیکن جماعت سے ایک جذباتی لگاؤ رکھتے تھے۔ آر۔ اے بازار سے روزانہ محنت مزدوری کے لئے گلبرگ جاتے تھے اور دعوت الی اللہ کرنے کی وجہ سے مرزائی مشہور ہو گئے اور مرزائی کی مناسبت سے مرزا نورالدین مشہور اور معروف ہو گئے۔ بعد ازاں لاہور اور ربوہ میں اپنے حلقہ احباب میں مرزا نورالدین کے نام سے جانے پہچانے جانے لگے۔ دعوت الی اللہ میں دوران بحث الزامی جواب سے مخالف فریق کو لاجواب کر دیتے تھے۔ دعوت الی اللہ کے دوران جوش دیدنی ہوتا تھا۔

خلفاء سے خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بہت شیدائی اور فدائی تھے۔ ان کی شان کے خلاف کوئی بات برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصی تھے۔ چند سال پہلے بیت لطیف میں بطور خادم خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ نمازوں اور چندوں میں بہت باقاعدہ تھے چندوں کی ادائیگی میں کبھی سستی نہیں دکھائی حتیٰ کہ بعض اوقات مجھے بھی توجہ کروایا کرتے تھے کہ چھوٹے بھائی چندہ شرح کے مطابق دیا کرو۔ چندوں کی ادائیگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بوقت وفات جب دفتر وصیت سے حساب کروایا گیا تو ان کے کھاتے میں زائد چندہ جمع تھا۔ کلیرنس سرٹیفیکیٹ کے حصول اور تدفین میں کوئی پریشانی اور مشکل پیش نہیں آئی۔

بھائی صاحب نے سچائی کا دامن کبھی بھی ہاتھ

سے نہیں چھوڑا۔ حالات اور واقعات سے بے پرواہ ہو کر سچ پر عمل کیا۔ بھائی صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ میں سچ کو کسی قیمت پر بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ بعض دوست انہیں ضامن کے طور پر یا کسی گواہی کے لئے پیش کر دیتے تھے۔ معاشی ناہمواری کے باعث کبھی کسی کے آگے دست دراز نہیں پھیلایا۔

1۔ ایک دفعہ دعوت الی اللہ کے موقع پر ایک غیر احمدی نے آزمانے کے لئے مطالبہ کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو کیا تم اپنے ہاتھ کی گھڑی مجھے دے سکتے ہو؟ آپ نے وہ گھڑی کلائی سے اتار کر اسے دے دی۔ اگرچہ وہ گھڑی کچھ مہینوں بعد واپس آ گئی۔

اسی طرح ایک دفعہ چنیوٹ کے مین بازار میں برتنوں کی دکان پر دکاندار سے بحث طول پکڑنے کی وجہ سے ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا اور بات ایں جا رسید کہ لڑائی کی شکل بننے لگی۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے بحفاظت رکھا اور بخریت گھر واپس آ گئے۔

ایک دفعہ اپنے ایک لڑکے کو فوج میں بھرتی کروانے سرگودھا شہر گئے۔ وہاں دعوت الی اللہ کرتے ہوئے گرفتار کروا دیئے گئے اور اس طرح کچھ دیر اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔

1957ء میں آپ کی شادی 34 سال کی عمر میں ضلع سرگودھا اب ضلع خوشاب کے ایک چک 7MB قائد آباد میں مکرم ماسٹر احمد دین صاحب کی بیٹی سلیمہ بیگم سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ حفیظ الدین فوج سے ریٹائر ہو کر ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔

2۔ نصیر الدین جرمنی میں ہیں۔

3۔ طاہر الدین جرمنی میں ہیں۔

4۔ روبینہ صاحبہ اہلیہ صوبیدار مظفر احمد حال ملازم کھاریاں چھاؤنی ہیں۔

5۔ منور الدین ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔

6۔ بشیر الدین کی ربوہ میں ڈیکوریشن کی دکان ہے۔

7۔ احسن الدین لاہور میں ملازم ہیں اور وہیں رہائش پذیر ہیں۔ سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

بھائی صاحب اللہ تعالیٰ کی فضل سے موصی تھے۔ ان کی وفات 25 جنوری 2001ء کو ہوئی بہشتی مقبرہ میں قطعہ نمبر 28 میں آخری آرام گاہ ہے۔ وفات کے وقت چہرہ تروتازہ اور پُرنور دکھائی دے رہا تھا۔ بیت الذکر میں طبیعت خراب ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت اور بخشش فرمائے اور ان کی بشری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور اپنے قرب میں خاص جگہ عطا فرمائے۔

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب

والدین واقفین نو اپنے عہد کی پاسداری فرماویں

واقفین نو بچوں کے والدین نے بڑی دعاؤں کے بعد اپنے رب سے اولاد جیسی نعمت پائی اور ان کی پیدائش سے پہلے خدا سے عہد کیا کہ وہ عطا ہونے والی نعمت کو پال پوس کر اعلیٰ تربیت کر کے مفید وجود بنا کر جماعت کے سامنے پیش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت بیٹی / بیٹا کے رنگ میں عنایت فرما دی اور حضور انور نے بابرکت تحریک میں انہیں شامل کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اب آپ کی بہت زیادہ ذمہ داری ہے کہ اپنے عہد کی پاسداری کرتے ہوئے بچے کے دل میں خدا کی محبت ڈالیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت مہیا کریں۔ قرآن کریم نے حضرت مریمؑ کی مثال بیان فرمائی ہے کہ کس طرح ان کے دل میں چھوٹی عمر میں ہی اللہ تعالیٰ کی محبت ڈالی گئی تھی۔ جب حضرت زکریاؑ نے پوچھا بیٹی کھانا کہاں سے آتا ہے۔ تو مریم نے کہا خدا تعالیٰ رزق دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت رزق دینے والا ہے۔ جب تک آپ گھر میں روحانی ماحول پیدا کر کے بچوں کی تربیت نہیں کرتے اس وقت تک وہ عظیم مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آئندہ صدی میں ایک واقفین کی فوج تیار کرنے کا جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر میں آپ شامل نہیں ہو سکتے۔

جب آپ بچے کے دل میں خدا کی محبت پیدا کرتے ہیں تو پھر خدا کے احکامات پر عمل کرنے کی بات آتی ہے۔ سب سے پہلے نماز ہے۔ نماز باجماعت بیت میں ادا کرنا۔ یہ کام والد صاحبان باحسن کر سکتے ہیں اگر وہ خود بیت کا رخ کریں اور اپنے ساتھ اپنے واقفین نو بچوں کو بھی لے کر آئیں (جو بیت میں آنے کی عمر کے ہیں) اس کے لئے والد، والدہ کا اپنا نمونہ بہت اہمیت رکھتا ہے اگر والد / والدہ نماز نہیں پڑھتے تو ان کے بچے بھی نمازی نہیں بن سکتے۔

جو آئندہ ذمہ داریاں بچوں پر پڑنے والی ہیں ان کے لئے نمازی ہونا بہت اہمیت رکھتا ہے مثلاً ربوہ کے 7500 بچوں کے والد صاحبان اگر بیوت کا رخ کر لیں تو بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ویسے بھی حضور انور نے 23 مارچ 2009ء کو اہل پاکستان کو نمازوں کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی ہے اسی لئے ہمیں ضرور توجہ کرنی چاہئے۔

قرآن کریم کی تلاوت گھریلو روحانی ماحول میں چار چاند لگا دے گی۔ اگر فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر میں تلاوت ہو۔ والد صاحبان خود بھی تلاوت کریں اور بچوں کو بھی پاس بٹھا کر یسرنا القرآن، ناظرہ، ترجمہ پڑھائیں تو بہت بہتر نتائج نکلیں گے۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود بھی بہت اہم ہے آجکل حقیقۃ الوحی پڑھنے کے متعلق بار بار کہا جا رہا ہے۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو بٹھا کر کتاب پڑھ کر سنائیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ خدا تعالیٰ سے تعلق کو اور بڑھا دے گا۔

جماعت کثیر رقم خرچ کر کے ایم ٹی اے پر پروگرام پیش کرتی ہے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ ساتھ بیٹھ کر بچوں کو پروگرام دکھائیں۔ خطبہ جمعہ واقفین نو کی کلاسز حضور انور کے ساتھ۔ ہر کام وقت دینے سے ہو گا۔ گھر کا ماحول دوستانہ ماحول پیار محبت کا ماحول بنا کر یہ کام کرنا ہے۔ بچے آخر بچے ہوتے ہیں۔ وہ اپنا وقت ڈراموں، فلموں، کارٹون وغیرہ دیکھ دیکھ کر ضائع کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

اخلاقی لحاظ سے دیکھیں آپ کے بچے کیسے ہیں۔ اگر بچے میں اخلاقی کمزوریاں ہیں تو ایک ایک کر کے اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ بار بار توجہ دلانے سے کمزوری دور ہو جائے گی۔ پانچ بنیادی اخلاق بچوں میں پیدا کریں کیونکہ بااخلاق باکردار باتمیز بچے ہی افراد جماعت کی تربیت کر سکیں گے۔ بدتمیز، بداخلاق، بات بات پر جھگڑنے والے کو کوئی ادارہ قبول نہیں کرے گا اس لئے گھر میں ان کا کردار بنائیں۔

بچے کی صحت کا خیال رکھیں۔ اگر آپ کا بچہ کمزور، لاغر بیمار ہے تو اس کا علاج کروائیں۔ صحت مند، قوی مومن دین کی زیادہ خدمت کر سکتا ہے بہ نسبت بیمار اور لاغر کے۔ واقفین نو بچے آپ کے گھر میں خدا کے مہمان ہیں امانت ہیں ان کا ہر طرح سے خیال رکھیں وقت پر کھانا دیں۔ مناسب حال کھانا ہونا چاہئے جس سے جسم اور ذہن طاقتور بنے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرمایا کرتے تھے۔ جس طرح قربانی کا مینڈھا پال پوس کر بنا سنوار کر قربانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ یا کسی کو اگر تحفہ دینا ہو تو شاپر میں ہی ڈال کر نہیں دیتے بلکہ خوبصورت طریقے سے پیک کر کے ربن، گوٹہ لگا کر کارڈ لگا کر پیش کیا جاتا ہے اسی طرح اپنے واقف نو بچے کو بنا سنوار کر پیش کریں

صحت کے لئے کھیل ضروری ہے لیکن ایسی کھیل جو صحت بڑھائے۔ آپ خود دیکھیں بچہ کونسی کھیل کھیلتا ہے کس کے ساتھ کھیلتا ہے کھیلتا بھی ہے کہ نہیں۔ گھر سے کھیل کے بہانے نکل جاتا ہے اور ادھر ادھر گلیوں میں گھومتا تو نہیں رہتا۔ باقاعدہ کھیل کے لئے بچے کی راہنمائی کریں۔

ذہنی لحاظ سے اگر بچہ کمزور ہے تو اس کی مدد کریں۔ سکول کی تعلیم میں جس قسم کی اس کو مدد کی ضرورت ہے اس کی مدد کریں تاکہ وہ اچھے نمبر لے کر پاس ہو۔ اگر اس کو ٹیوشن کی ضرورت ہے تو ٹیوشن کا انتظام کریں پہلے تو آپ خود پڑھائیں بچے کی راہنمائی کریں اور اس کمی کو دور کریں جو اس میں پائی جاتی ہے۔ ذہن کو جلا بخشنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ بہت مددگار ثابت ہوگا۔

جماعتی رسائل اور الفضل کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ آپ اپنے بچے کو خلافت لائبریری کا وزٹ کروائیں اور ان روحانی خزائن سے اپنے بچوں کو مطلع کریں جو اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں۔ صحبت صالحین بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے بھی پروگرام ہونا چاہئے۔

تربیتی نصاب وقف نو کو درساً پڑھائیں یاد کروائیں اور پھر نصاب کے مطابق عمل بھی کروائیں صرف پڑھانا اور یاد کروانا کافی نہیں اگر عمل نہیں ہو رہا تو یاد کرنے کا فائدہ نہ ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1992ء میں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2005ء میں کمیٹیاں جائزہ لینے کے لئے بنائیں کہ کس کس شعبہ میں آئندہ 20 سالوں میں کتنے کتنے بچے درکار ہیں اور جماعت ان سے کیا کیا کام لینا چاہتی ہے۔ جب آپ کا بچہ میٹرک میں ہو تو ضرور وکالت وقف نو سے رابطہ کریں بچے کو ساتھ لے کر مکرم وکیل صاحب وقف نو سے ضرور مل کر آئندہ اپنے بچے کے لئے راہنمائی حاصل کریں۔ وکالت وقف نو ہر وقت آپ کی راہنمائی کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ آئیں تو سہی ضرور وقت نکال کر بچے کو ساتھ لے کر ملیں۔

یقیناً آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا بچہ خادم دین بنے تو آپ کو لازماً مشورہ کر لینا چاہئے............

اللہ تعالیٰ ہر والدین کو اچھی تربیت کر کے مفید وجود بنا کر بچے کو خلیفہ وقت کے سامنے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ سب کام دعا کے ساتھ ہونے والا ہے۔ والدین کی دعائیں اولاد کے حق میں اور اولاد کی دعائیں والدین کے حق میں قبول ہوتی ہیں۔ بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب رچنا ٹاؤن شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سمدھی مکرم محمد یوسف صاحب ابن مکرم خوشی محمد صاحب آف مالو کے ضلع سیالکوٹ حال مقیم دارالعلوم شرقی بادی ربوہ مورخہ 12 نومبر 2009ء کو بقضائے الٰہی بعمر 58 سال وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد از نماز عصر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحوم ایک لمبے عرصہ سے بیمار تھے۔ انہوں نے نہایت ہمت اور جوانمردی سے بیماری کا مقابلہ کیا۔ ہمیشہ مسکرا کر احباب سے ملتے تھے۔ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ انہوں نے اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی ساری اولاد خلافت احمدیہ اور نظام سلسلہ سے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم احمد زکریا صاحب، مکرم شہزاد احمد صاحب، مکرم شہباز احمد صاحب اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے بچوں کا خود کفیل ہو اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم رشید احمد چوہدری صاحب بابت ترکہ مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ)

مکرم رشید احمد چوہدری صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 1/7 دارالرحمت برقبہ 10 مرلے میں سے 1 مرلہ 33 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے بھائی مکرم مجید احمد چوہدری صاحب کو منتقل کر دیا جائے۔ مکرمہ نائلہ گلزار صاحبہ کو اس پر اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم رشید احمد چوہدری صاحب (بیٹا)
(2) مکرم مجید احمد چوہدری صاحب (بیٹا)
(3) مکرمہ نائلہ گلزار صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تقریب شادی

مکرم حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن تحریر کرتے ہیں۔

خدا کے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم مبرور احمد کلیم صاحب لندن ولد مکرم چوہدری منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ انکم ٹیکس کی تقریب شادی مورخہ 14 نومبر 2009ء کو مرینہ میرج ہال فیصل آباد میں ہمراہ مکرمہ سعدیہ افضل صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد افضل صاحب منصور آباد فیصل آباد منعقد ہوئی۔ اسی روز خاکسار نے مبلغ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر اس نکاح کا اعلان کیا۔ تقریب رخصتی کے موقع پر مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ مورخہ 15 نومبر 2009ء کو بلیو پیلس ہوٹل علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بھی مکرم رانا مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مکرم مبرور احمد کلیم صاحب، مکرم حکیم چوہدری محمد شریف بھنڈر صاحب مرحوم سابق صدر جماعت کوٹلی نتھو ملی ضلع نارووال و درویش قادیان کے پوتے اور مکرمہ سعدیہ افضل صاحبہ مکرم حکیم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق صدر جماعت چک 108 چوہدری والا ضلع فیصل آباد کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ملک ظہور احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل مدرسۃ الحفظ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم وسیم احمد کوثر صاحب و بہو مکرمہ آسیہ سلطانہ صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 23 نومبر 2009ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نام ھبۃ المتین عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی عظیم الشان تحریک میں شمولیت کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ بچی مکرم ملک سلطان احمد صاحب دفتر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر کرے اور والدین اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

احباب جماعت محتاط رہیں

مکرم عابد حسین ملک صاحب آف سرگودھا حال باغبانپورہ لاہور کے بارہ میں متعدد شکایات ہیں۔ احباب جماعت ہر لحاظ سے ان سے محتاط رہیں۔

(نظارت امور عامہ)

سانحہ ارتحال

مکرم نور حسین عامر صاحب ممبر مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ مکرمہ بخت بھری صاحبہ اہلیہ مکرم خادم حسین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں بیت مبارک میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ رشتہ میں میری تائی جان تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب کی جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم خلیل احمد خالد صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب وصیت نمبر 23551 سے گزشتہ 2 سال سے دفتر کا رابطہ نہیں ہو رہا ہے۔ دفتر میں موجود آخری ایڈریس 2/80 دارالعلوم شرقی نور ہے۔ براہ کرم اگر مذکور موصی خود یا ان کے کوئی عزیز رشتہ دار یہ اشتہار پڑھیں تو فوری دفتر سے رابطہ کریں یا ان کے موجودہ ایڈریس سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مکرم عطاء العلیم بھٹی نیوروسرجن آف آغا خان ہسپتال کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم عبدالقدیر بھٹی صاحب آف عمرکوٹ گردوں کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ چند روز قبل ہارٹ اٹیک ہوا تا حال ہوش میں نہیں آئے ہیں اور قومہ کی حالت میں ہیں۔ احباب سے ان کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمود احمد ناصر صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ملک خلیق احمد صاحب ابن مکرم ملک محمد شریف صاحب مرحوم لندن بعمر 41 سال بلڈ کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت یابی کیلئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو صحت یابی عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ سیونگ سرٹیفکیٹ

مکرم حافظ احمد خان جوئیہ صاحب مربی سلسلہ دفتر صدر عمومی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

5 ماہ قبل چند سیونگ ڈپازٹ سرٹیفکیٹ بنام مکرمہ زیب النساء بیگم صاحبہ خاکسار سے ربوہ میں کہیں گم ہو گئے تھے۔ قبل ازیں اخبار الفضل میں یہ اعلان شائع ہو چکا ہے لیکن تا حال معلوم نہیں ہو سکا اس سلسلہ میں دوبارہ یہ اعلان شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی دوست کو ان سرٹیفکیٹ کے بارہ میں علم ہو تو وہ براہ کرم خاکسار یا دفتر صدر عمومی میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

فون نمبر: 0345-7599211

تھامس ہابس

انگریز مفکر اور سیاسی تجزیہ نگار

تھامس ہابس (Thomas Hobbes) 5 اپریل 1588ء کو ویسٹ پورٹ، ولٹ شائر (انگلینڈ) میں پیدا ہوا۔ اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ آکسفورڈ میں تعلیم پانے کے بعد اس نے سر فرانسس بیکن کے سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ اس کے علاوہ وہ ولیم کیونڈس (ارل آف ڈیوون شائر) کا اتالیق بھی رہا۔ اس نے ولیم کیونڈس کے ساتھ بہت سے بیرونی ممالک کے دورے کئے۔ جس سے اسے متعدد یورپی فلاسفروں اور سائنسدانوں سے ملنے کا موقع ملا۔

تھامس ہابس، ریاضی، طبیعات اور عقل پرستی کی تحریک سے گہرا شغف رکھتا تھا۔ اس کی چند سیاسی تحریروں سے پارلیمنٹ کے ارکان اس کے خلاف ہو گئے۔ ہابس بادشاہت نواز تھا اور شاہی حکومت کو پسند کرتا تھا۔ اسی عرصہ میں خانہ جنگی شروع ہو گئی اور حکومت پر جمہوریت پسند عناصر غالب آ گئے تو 1640ء میں وہ فرانس بھاگ گیا۔ اس دوران وہ پرنس آف ویلز شہزادہ چارلس دوم کا اتالیق رہا اور اسے ریاضی پڑھاتا رہا۔

1651ء میں تھامس ہابس انگلینڈ واپس آیا تو ابھی تک جمہوری سربراہ آلیور کرامویل کی حکمرانی برقرار تھی۔ چنانچہ وہ گوشہ نشین ہو گیا۔ 1660ء میں جب بادشاہت بحال ہوئی اور چارلس دوم بادشاہ بنا تو تھامس ہابس نے بادشاہ سے مل کر امن قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

1651ء میں اس نے مشہور کتاب "Matterform" تحریر کی۔ یوں تو اس نے فلسفے کے تمام شعبوں میں تحقیق کی اور کتابیں لکھیں لیکن سیاسی فلسفے پر اسے کافی دسترس حاصل تھی۔ اس کا خیال ہے کہ انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے ایک خود غرض جانور ہے جو دوسرے انسانوں سے ہمیشہ برسرپیکار رہتا ہے۔ البتہ طوائف الملوکی سے بچنے کے لئے انسان ایک دوسرے سے معاہدہ کر لیتے ہیں۔ تھامس ہابس نے اپنی مشہور کتاب "Leviathan" میں مطلق العنان ملوکیت کی حمایت کی ہے۔

تھامس ہابس 4 دسمبر 1679ء کو ڈربی شائر کے علاقے ہارڈوک ہال (Hordwick Hall) میں انتقال کر گیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

8 دسمبر 2009ء

12-10 am	لقاء مع العرب
1-30 am	ایم۔ٹی۔اے خبریں
2-05 am	طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
3-25 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-10 am	فرنچ پروگرام
6-35 am	لقاء مع العرب
7-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-50 am	فرنچ سروس
8-50 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ 2006ء
9-40 am	طب وصحت
10-05 am	تقریر جلسہ سالانہ
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	سوال وجواب
2-00 pm	خلیفۃ المسیح الاول
2-55 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	سندھی سروس
5-10 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-10 pm	یسرنا القرآن
6-40 pm	بنگلہ پروگرام
7-40 pm	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع 2003ء
8-15 pm	گلشن وقف نو
9-15 pm	سوال وجواب
10-20 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

9 دسمبر 2009ء

12-35 am	عربی سروس
1-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
2-20 am	گلشن وقف نو
3-25 am	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع
4-00 am	انتخاب سخن
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت
5-30 am	یسرنا القرآن
5-55 am	لقاء مع العرب
7-00 am	عربی سیکھئے
7-15 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
8-10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-30 am	انتخاب سخن
9-30 am	سوال وجواب
10-25 am	مجلس انصار اللہ یوکے اجتماع
11-05 am	تلاوت، درس حدیث
11-40 am	گلشن وقف نو
12-30 pm	ہومیوپیتھی
1-05 pm	سوال وجواب
2-05 pm	انڈونیشین سروس
3-05 pm	سواحیلی سروس
4-10 pm	تلاوت، درس حدیث
4-45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1985ء
6-15 pm	بنگلہ پروگرام
7-20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
8-35 pm	گلشن وقف نو
9-30 pm	سوال وجواب
10-30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10-45 pm	درس حدیث
11-05 pm	عربی سروس

10 دسمبر 2009ء

12-10 am	لقاء مع العرب
1-10 am	ہومیوپیتھی
1-45 am	گلشن وقف نو
2-35 am	جلسہ سالانہ جرمنی
3-45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1985ء
5-25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-45 am	تلاوت
5-55 am	لقاء مع العرب
7-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1985ء
8-50 am	سفید بادلوں کی سرزمین
9-15 am	ہومیوپیتھی
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-30 am	چلڈرن کلاس
12-55 pm	فیتھ میٹرز
2-00 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	پشتو سروس
5-05 pm	تلاوت، درس ملفوظات
5-35 pm	یسرنا القرآن
6-00 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
6-55 pm	Shotter Shondhane
8-00 pm	ترجمۃ القرآن
9-05 pm	خلافت احمدیہ
9-25 pm	یسرنا القرآن
9-50 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

خبریں

القاعدہ کے خلاف کارروائی سے دریغ نہیں کریں گے

امریکی صدر بارک اوباما نے افغانستان میں مزید 30 ہزار فوجی بھیجنے کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ افغانستان سے فرار ہوکر پاکستان میں روپوش القاعدہ قیادت کے خلاف کارروائی سے دریغ نہیں کریں گے۔ افغان جنگ میں امریکہ کی کامیابی کا دارومدار پاکستان کے تعاون پر ہے۔

اسلام آباد نیول ہیڈ کوارٹر پر خودکش حملہ، 2 اہلکار جاں بحق 18 زخمی

وفاقی دارالحکومت سیکٹر ای ایٹ میں قائم نیول ہیڈکوارٹرز کے مین گیٹ پر خودکش حملے میں نیوی پولیس کے دو اہلکار جاں بحق اور 18 زخمی ہوگئے۔ دھماکے سے متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔ حملہ آور نے نیول ہیڈکوارٹرز کے مین گیٹ پر چیکنگ کے دوران خود کو دھماکے سے اڑالیا۔

جوہری پروگرام پر عالمی طاقتوں سے مذاکرات نہیں ہوں گے

ایرانی صدر محمود احمدی نژاد نے اعلان کیا ہے کہ جوہری پروگرام کے معاملے پر عالمی طاقتوں کے ساتھ ہرگز مذاکرات نہیں ہوں گے اور ایران کے خلاف جارحیت کرنے والوں کو پچھتاوے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ تہران کے خلاف بین الاقوامی پابندیاں بے اثر ثابت ہوں گی۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ احمد نگر تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ کی انجیوگرافی طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4 دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:50
زوال آفتاب	11:58
غروب آفتاب	5:06

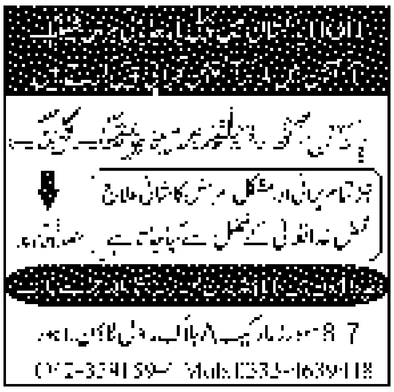

FD-10